

# 1 عمومی جائزہ \*

رواں مالی سال کی دوسری ششماہی میں معاشی انتظام کی اہم دشواریوں کا تعلق مالیاتی امور اور بیرونی شعبے سے تھا۔ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار			
م 13ء	م 12ء	م 11ء	
شرح نمو (فیصد)			
3.6	4.4	3.7	جولائی تا جون
3.3	3.5	2.0	جولائی تا جون
3.5	2.7	4.7	جولائی تا جون
2.8	1.2	1.7	جولائی تا جون
3.7	5.3	3.9	جولائی تا جون
5.4	-3.6	26.0	جولائی تا مارچ
-1.6	14.7	15.6	جولائی تا مارچ
5.0	25.5	12.2	جولائی تا مارچ
8.0	10.8	14.0	جولائی تا مارچ
4.1	6.4	7.6	جولائی تا مارچ
9.0	8.1	9.4	جولائی تا مارچ
ارب ڈالر			
12.2	16.6	17.6	31 مارچ
10.3	9.7	8.0	جولائی تا مارچ
0.6	0.4	1.3	جولائی تا مارچ
فیصد جی ڈی پی <sup>3</sup>			
4.6	4.5 <sup>4</sup>	4.3	جولائی تا مارچ
4.7	5.2	3.8	جولائی تا مارچ
0.4	1.3	0.0	جولائی تا مارچ
1 م 06ء کی بنی اساس کے مطابق - 2 اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں			
3 نسب نما میں پورے سال کی جی ڈی پی (فی اساس)۔			
4 گردش قرضے کے یکبارگی تصفیے کے بعد جولائی تا مارچ م 12ء میں مالیاتی خسارہ بڑھ کر 6.4 فیصد ہو گیا۔			
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، بینک دولت پاکستان، فیڈرل بورڈ آف ریونیو			

کے دوران فاضل درج کیے جانے کے بعد تیسری سہ ماہی میں جاری حسابات کی پوزیشن بگڑ گئی اور خسارہ ہوا جس کے نتیجے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ پڑا۔ ملک کے اندر ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں نموسست رہی جبکہ بجلی کی زر اعانت اور قرض کی واپسی کے اخراجات تیزی سے بڑھے۔ آخر حکومت کو اپنا مالیاتی خسارہ پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے قرضوں پر انحصار کرنا پڑا۔ تاہم مثبت پہلو یہ ہے کہ تیسری سہ ماہی میں گرانی خاصی کم ہوئی اور بڑے پیمانے پر اشیا سازی میں بحالی کے کچھ آثار دکھائی دیے۔

بڑے پیمانے پر اشیا سازی، تعمیرات اور کاشت و کوکئی میں وسیع الہیاد بحالی کی وجہ سے صنعتی شعبے کی نمو میں اضافہ ہوا تاہم خریف کے موسم میں تیز بارشوں اور بعض مقامات پر سیلاب کے باعث زراعت کی نمو پر منفی اثر پڑا۔<sup>1</sup> (ٹیلی مواصلات اور نقل و حمل میں منافع گھٹنے سے) نقل و حمل، ذخیرہ کاری و مواصلات، عمومی سرکاری خدمات اور دیگر نجی خدمات کی شرح ہائے نمو میں کمی کے باعث شعبہ خدمات میں بھی اضافہ نہ ہوا۔ نتیجتاً مجموعی حقیقی جی

\* اس رپورٹ کا تجزیہ جولائی تا مارچ مالی سال 13ء کی مدت تک محدود ہے۔

1 مزید بحث کے لیے باب 2 دیکھئے۔

ڈی پی میں نمو (م) 06ء کی نئی بنیاد پر جو حال ہی میں پاکستان دفتر شماریات نے جاری کی ہے) م) 12ء میں 4.4 فیصد سے کم ہو کر م) 13ء میں 3.6 فیصد ہو گئی حالانکہ بڑے پیمانے پر ایشیا سازی میں بہتری آئی (جدول 1.1)۔

بڑے پیمانے پر ایشیا سازی کی بحالی کو جولائی تا مارچ م) 13ء کے دوران نجی شعبے کو بینکوں کی طرف سے جاری کردہ قرضوں میں اضافے نیز اس شعبے کے دیگر متعدد عوامل سے بھی مدد ملی، جیسا کہ باب 2 میں بحث کی گئی ہے۔ نجی کاروبار کو دیا گیا قرضہ جولائی تا مارچ م) 12ء میں 42.9 ارب روپے سے بڑھ کر رواں سال کی اسی مدت میں 165.1 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس مدت میں صنعتی شعبے کو دیے گئے معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں خاصا اضافہ ہوا۔<sup>2</sup>

یہ اضافہ جزوی طور پر پچھلے ڈھائی برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک کی زر زرمی کی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ جب گرانی کے گھٹنے ہوئے دباؤ سے شرح سود میں کمی کی گنجائش پیدا ہوئی تو اسٹیٹ بینک نے سرمایہ کاری اور نمو کو تحریک دینے کے لیے اپنا پالیسی ریٹ کم کیا۔<sup>3</sup> حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ گرانی کا زوال پذیر رجحان جاری ہے اور مارچ 2013ء میں 6.6 فیصد (سال بسال) گرانی درج کی گئی جو 45 ماہ کے عرصے کی پست ترین شرح ہے۔ تاہم بیرونی شعبے میں کوئی بگاڑ یا زراعت گھٹانے اور گردش قرضے کے حجم کو قابو کرنے کے لیے انتظامی قیمتوں میں اضافہ وسط مدت میں گرانی کے لیے سب سے بڑے خطرات ہیں۔ اگر یہ خطرات نہ ہوں تو قلیل مدت میں گرانی کے کم ہوتے رہنے کا امکان ہے۔

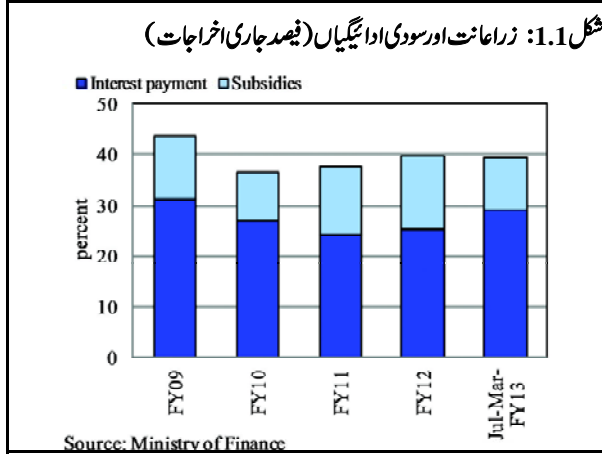
اس زراعت اور اس کے ہمراہ ملکی قرضے پر بڑھتی ہوئی سودی ادائیگیوں کی وجہ سے مالیاتی صورتحال مزید خراب ہو گئی ہے۔ م) 13ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران ادا شدہ زراعت پورے سال کے ہدف سے 29.4 فیصد تجاوز کر گیا<sup>4</sup> جبکہ قرضوں کی واپسی کی ادائیگیاں اس مدت کے دوران پچھلے سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 23.6 فیصد بڑھ گئیں۔ جولائی تا مارچ م) 13ء کے دوران قرض کی واپسی کی رقم ترقیاتی اخراجات سے بڑھ گئی جبکہ زراعت اور قرض کی واپسی کی رقم مجموعی طور پر رواں جاری اخراجات کے 40 فیصد کے لگ بھگ ہیں (شکل 1.1)۔

جہاں تک محاصل کا تعلق ہے، جولائی تا مارچ م) 13ء میں ایف بی آر کے ٹیکسوں میں صرف 5.0 فیصد کا اضافہ ہوا جو م) 02ء سے اب تک سب سے کم اضافہ ہے۔ اگرچہ یہ سست روی جزوی طور پر توانائی اور امن و امان کے مسائل کے باعث معاشی سرگرمیوں کی پست سطح اور سرمایہ کاری نہ ہونے کی بنا پر ہے، تاہم ٹیکس اصلاحات کا فقدان، ٹیکس مستثنیات اور قوم کا زیاں اہم عوامل ہیں۔ بہر حال اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں 1.8 ارب ڈالر کی دستیابی سے حکومت کو جولائی تا مارچ م) 13ء کے دوران اپنا خسارہ پچھلے سال کی سطح کے قریب رکھنے میں مدد ملی، یعنی 4.6 فیصد جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 4.5 فیصد تھا۔ مزید یہ کہ صوبائی فاضل رقوم سے بھی م) 13ء کے پہلے نو ماہ کے دوران مجموعی مالیاتی کیفیت بہتر

2 منقولی خواہدے نجی شعبے کے قرضے کی طلب میں اضافہ ظاہر ہوتا ہے تاہم جولائی تا مارچ م) 13ء کے دوران نجی شعبے کی قابل قرض رقوم کی فراہمی بھی بڑھی کیونکہ حکومت نے کرنل بینکوں سے قرض گیری سے گریز کیا۔ تاہم معاشی انتظام کے نقطہ نظر سے یہ صورتحال اس لیے خوش آئند نہیں کہ حکومت نے مالکاری کے بیرونی یا غیر بینک ذرائع کے بجائے اسٹیٹ بینک سے قرض پر انحصار شروع کر دیا۔

3 پالیسی ریٹ اگست 2012ء سے اب تک مجموعی طور پر 250 بیس پوائنٹس کم کیا گیا ہے۔

4 جولائی تا مارچ م) 13ء کے دوران تقریباً تمام زراعت بجلی کے شعبے کو دیا گیا۔



ہوئی۔ بہر حال اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیوں کے مطابق امکان ہے کہ زراعت اور سودی ادائیگیوں کے مسلسل دباؤ سے بجٹ خسارہ (م 13ء میں) جی ڈی پی کے 7 تا 7.5 فیصد تک پہنچ جائے گا جبکہ ہدف 4.7 فیصد ہے۔

بیرونی مالکاری بالکل بند ہوگئی تو حکومت نے اپنا خسارہ پورا کرنے کے لیے ملکی بینکاری نظام پر انحصار کا سلسلہ جاری رکھا۔ زیادہ پریشان کن امر یہ تھا کہ ملکی قرض میں قلیل مدتی مالکاری کا حصہ زیادہ

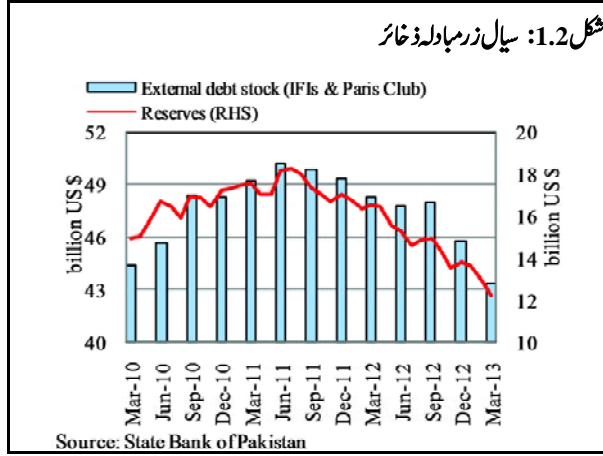
رہا جس سے پاکستان کے سرکاری قرضے کی پائیداری کے حوالے سے تشویش پیدا ہوتی ہے۔<sup>5,6</sup> سال کے پہلے نو ماہ کے دوران سرکاری قرضے کا اسٹاک 940.6 ارب روپے بڑھ گیا جو م 12ء کے پہلے نو ماہ کے دوران قرض میں اضافے سے 44.6 فیصد زیادہ ہے (بچھلے سال گردش قرضے کے یکبارگی تصفیے کو منہا کرنے کے بعد)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالیاتی ذمہ داری اور تجدید قرضہ ایکٹ (2005ء) کے مطابق حکومت کو م 13ء کے آخر تک قرض اور جی ڈی پی کا سرکاری تناسب 60 فیصد تک لانا ہوگا۔ تاہم م 13ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران مالیاتی خسارے میں اضافے کی رفتار (اور اس کے نتیجے میں سرکاری قرضے میں اضافے) کے پیش نظر اس امر کا بہت امکان ہے کہ حکومت یہ ہدف حاصل نہیں کر پائے گی۔ اپنی بچھلی رپورٹوں میں ہم نے بار بار اس نکتے کو اجاگر کیا کہ قرض کی واپسی کے ساتھ قرضے کے اسٹاک میں اضافہ براہ راست مالیاتی خسارے کو بڑھاتا ہے۔۔۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں قرض و خسارے کے چکر میں داخل ہونے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔<sup>7</sup>

یہ صورتحال ہنگامی بنیاد پر مالیاتی اصلاحات کے آغاز کی ضرورت ظاہر کرتی ہے۔ با معنی مالیاتی استحکام کے لیے اخراجات میں کمی اور ٹیکس محاصل میں اضافے کی کوششیں درکار ہوں گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بجلی کے نرخوں کو درست کر کے اور گھٹائے میں جانے والے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی تشکیل نو کے اخراجات میں کمی کی جاسکتی ہے۔ ملک کے قرض کی واپسی کے بوجھ کو کم کرنے کی حکمت عملی کے سلسلے میں حکومت کو بینک سے قرض لینے سے گریز کرنا چاہیے جو قلیل مدتی اور مہنگا ہوتا ہے۔ اس کے متبادل ذرائع میں ملکی غیر بینک وسائل شامل ہیں جن کی عموماً طویل تر عرصیت ہوتی ہے اور بیرونی وسائل سے بھی رجوع کیا جاسکتا ہے جو عموماً سستے ہوتے ہیں۔ جہاں تک محاصل کا تعلق ہے ٹیکس مستثنیات کے خاتمے کے ساتھ ٹیکس نیٹ میں وسعت لانی ہوگی اور ٹیکس اکٹھا کرنے کے عمل میں زیاں کو روکنا ہوگا۔ اس کے علاوہ صوبائی ٹیکس اداروں کو مضبوط

5 م 12ء کے دوران قلیل مدتی قرض گیری سے رواں قرضے کا اسٹاک 910.3 ارب روپے بڑھ گیا جس کے نتیجے میں جولائی تا مارچ 13ء کے دوران قرضے کی واپسی میں 294.0 ارب روپے کی خطرہ رقم کا اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح م 13ء کے پہلے نو ماہ کے دوران رواں قرضے میں 633.1 ارب روپے کے اضافے سے امکان ہے کہ اگلے مالی سال میں سودی ادائیگیاں 179.9 ارب روپے بڑھ جائیں گی۔

6 تخمینوں کے مطابق م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 250 بی بی ایس کی مجموعی کمی سے فی بلز کی بنیادی پر سودی ادائیگیوں میں پورے سال م 13ء کے لیے 21.8 ارب روپے کی کمی آئی۔ اس سے وفاقی حکومت کو ہونے والی بچت پورے طور پر نظر نہیں ہوتی کیونکہ ہم نے اس اثر کو صرف م 13ء تک محدود کر دیا ہے۔

7 ہمارا تجزیہ یہ ہے کہ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران بنیادی خسارہ اور روپے کی قدر میں کمی سرکاری قرضے میں اضافے کے دو اہم ترین محرکات رہے ہیں۔



بنانا ہوگا تاکہ وہ زراعت اور خدمات دونوں سے حاصل اکٹھا کر سکیں۔ ہماری رائے میں صوبائی حکومتوں کے پاس حاصل کے بہت امید افزا ذرائع موجود ہیں۔

مالیاتی محاذ کی دشواریوں کے علاوہ پاکستان کا بیرونی کھاتہ م س 13ء کی پہلی ششماہی کے بعد دباؤ میں آ گیا۔ م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 187 ملین ڈالر کا جاری حسابات کا فاضل، جو زیادہ تر اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم، مضبوط ترسیلات زراور

پست تر تجارتی خسارے کی وجہ سے جمع ہوا تھا، تیسری سہ ماہی میں تیزی سے 1.3 ارب ڈالر کے خسارے میں بدل گیا کیونکہ اس سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم نہیں آئی اور ترسیلات زرمیں 5.1 فیصد سال بسال کمی آئی۔ مؤخر الذکر یکبارگی صورتحال معلوم ہوتی ہے۔

اگرچہ جولائی تا مارچ م س 13ء کا 1.1 ارب ڈالر کا جاری کھاتے کا مجموعی خسارہ گذشتہ سال کی اسی مدت سے خاصا کم تھا تاہم بیرونی صورتحال دشوار ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ م س 13ء کی بقیہ مدت میں آئی ایم ایف کو قرضے کی اقساط ادا کرنی ہیں۔ جیسا کہ شکل 1.2 میں دکھایا گیا ہے بیرونی قرضے کی جاری ادائیگیوں (زیادہ تر آئی ایم ایف کو) سے پاکستان کے سیال زرمبادلہ ذخائر (آخر جون 2012ء میں) 15.3 ارب ڈالر سے گھٹ کر آخر مارچ 2013ء میں 12.3 ارب ڈالر ہو گئے جو جولائی 2009ء سے اب تک پست ترین سطح ہے۔<sup>8</sup> یہ کمی زیادہ تر م س 13ء کی تیسری سہ ماہی میں مرکز زہری (1.6 ارب ڈالر) اور اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر اثر انداز ہوئی۔ تاہم ذخائر پر دباؤ جس حد تک تھا اس اعتبار سے پاکستانی روپیہ تیسری سہ ماہی میں خاصا مستحکم رہا۔

اگرچہ ملکی ذخائر اس وقت کفایت کے بین الاقوامی نشانیوں (مثلاً درآمدی اور قلیل مدتی قرضہ کو ترجیح) سے اوپر ہیں تاہم م س 13ء کے آغاز سے اب تک مسلسل گرتے رہے ہیں۔<sup>9</sup> اگر یہ رجحان جاری رہا تو بازا زرمبادلہ کو سنبھالنے کی دشواریاں برقرار رہیں گی۔

ان معاشی مشکلات سے نمٹنے کے لیے فقط قلیل مدتی ماکاری کے بندوبست کے بجائے فیصلہ کن ساختی اصلاحات کا راستہ اپنانا ہوگا۔<sup>10</sup> تمام صوبوں کو معاشی اصلاحات کے اس عمل میں (تشکیل سے لے کر نفاذ تک) شامل کرنا ضروری ہے کیونکہ اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے مالیاتی

<sup>8</sup> دو کثیر فریقی اداروں آئی ایم ایف اور پیرس کلب کو واجب الادا بیرونی قرضہ آخر مارچ 2013ء میں پاکستان کے مجموعی بیرونی قرضہ جات و واجبات کے اسٹاک کا 71.2 فیصد تھا۔  
<sup>9</sup> آخر مارچ 2013ء میں سیال زرمبادلہ ذخائر 4 ماہ کی درآمدات کے مساوی تھے یعنی تین ماہ کی درآمدات کا جو ایک عام اصول ہے اس سے زیادہ۔ جب آئی ایم ایف کے ساتھ پچھلے ایس بی اے پر دستخط ہوئے تو پاکستان کے سیال زرمبادلہ ذخائر 9.0 ارب ڈالر تھے جو 12.2 ہفتوں کے درآمدات کے مساوی تھے۔  
<sup>10</sup> پاکستان کی بین الاقوامی قرض دہندگان بشمول آئی ایم ایف کے حوالے سے تاریخ کے پیش نظر (جدول 1.2) بین الاقوامی مالی اداروں کے ساتھ گفت و شنید کے لیے مستر اصلاحی ایجنڈا از بس ضروری ہے۔

اختیارات تفویض کیے جانے کے بعد معیشت میں صوبوں کا کردار اہم ہو گیا ہے۔<sup>11</sup> خاص طور پر مالیاتی اصلاحات کی کامیابی کا دار و مدار صوبائی حکومتوں کی کارکردگی پر ہوگا کیونکہ مجموعی محاصل (نیز اخراجات) میں ان کا حصہ بڑھا ہے۔<sup>12</sup> مزید برآں اب صوبوں کا سماجی شعبے (صحت اور تعلیم) اور وسیع تر معاشی ترقی میں خاص کردار ہوگا۔

ملک کو درپیش فوری خطرات کا خلاصہ یہ ہے: (1) مالیاتی خسارے کا حجم اور اس سے نمٹنے کا مسئلہ، (2) م س 14ء میں بازار مبادلہ کو سہولت فراہم کرنا، (3) ٹیکس حکام (وفاقی نیز صوبائی) کی ادارہ جاتی مضبوطی تاکہ وہ ٹیکس اساس اور وصولی میں اضافہ کر سکیں، (4) متوازن طریقے سے توانائی کی اصلاحات جس سے نرخوں کی درستگی کے علاوہ چوری اور واجب الادا بلوں کے مسائل حل ہوں، بہتر انتظامی طور طریقے نافذ ہو سکیں اور متبادل ایندھن کے ذرائع (مثلاً کوئلہ) کے استعمال کی حوصلہ افزائی کے لیے فیصلہ کن اقدامات کیے جا سکیں، (5) سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (خصوصاً پاکستان ریلوے، پی آئی اے اور پاکستان اسٹیل ملز) میں اصلاحات کے لیے سختی سے تجارتی طرز عمل اختیار کرنا، (6) کمرشل بینکوں میں خطرے کی طلب بڑھانا، اور (8) بجلی کی پیداوار بڑھانے کے فوری اقدامات جن سے ایندھن کی فراہمی کے لیے نئی سیالیت درکار ہو سکتی ہے۔

حکومت کو پائیدار اور مساویانہ معاشی نمو کے حصول کے لیے جرأت مند اندہ اقتصادی اصلاحات کا راسخ عزم کرنا ہوگا۔

11 صوبوں کو شامل کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آئی ایم ایف کے ساتھ گفت و شنید میں صوبائی وزراء نے خزانہ کو شریک رکھا جائے۔  
12 اختیارات کی منتقلی کے پہلے سال م س 12ء کے دوران صوبوں کے مجموعی اخراجات قرض کی واپسی اور وفاقی خرچ نکال کر وفاقی اخراجات سے زیادہ تھے۔

جدول 1.2: 2000ء سے آئی ایم ایف کے پروگرام *			
کیفیت	رقم (ملین)		تاریخ آغاز اور تبدیلیاں
	وصول کیے	منظوری	
سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے میں مدد دینے کے لیے ایمرجنسی نیچرل ڈزاسز اسٹینڈسٹنس 13	296.98 اے ڈی آر (1451 ڈالر)	296.98 اے ڈی آر (1451 ڈالر)	15 ستمبر 2010ء
اسٹینڈ بائی آرٹیمینٹ	4,936.0 اے ڈی آر (7,235.9 اے ڈی آر)	7,235.9 اے ڈی آر (11,327 ڈالر)	نومبر 2008ء
ڈسمبر 2008ء میں 3.1 ارب ڈالر کی پہلی قسط، مارچ 2009ء میں 847 ملین ڈالر کی دوسری قسط، اگست 2009ء میں 1.2 ارب ڈالر کی تیسری قسط، دسمبر 2009ء میں 1.2 ارب ڈالر کی چوتھی قسط، مئی 2010ء میں 1.13 ارب ڈالر کی پانچویں قسط۔ طے شدہ پیمانوں پر عدم عملدرآمد کی بنا پر باقیہ رقم جاری نہیں کی گئی۔	4,936.0 اے ڈی آر (7,235.9 اے ڈی آر)	7,235.9 اے ڈی آر (11,327 ڈالر)	نومبر 2008ء پروگرام ابتدا میں 23 ماہ (اکتوبر 2010ء تک) کے ابتدا میں 5,169 ملین (یا 7,477 ڈالر) اے ڈی آر کے لیے تھا۔ دوسری نظر ثانی کے بعد اسے 2010ء دسمبر (یا 2010 اگست) تک اور پھر آخر ستمبر 2010ء اگست 2009ء میں تک توسیع دی گئی تاکہ پاکستان دوسری نظر ثانی کے بعد مکمل جی اے ایس ٹی اصلاحات بڑھا کر 7,236 ملین نافذ کر سکے، مالیاتی پالیسی کو اے ڈی آر (یا 11.3 ارب ڈالر) تک درست کر سکے اور مالی شعبے کے قوانین میں ترامیم کر سکے۔
پاورٹی ریڈکشن اینڈ گروٹھ ٹیسٹنگ 14	861.42 اے ڈی آر (1,186 ڈالر)	1,034 اے ڈی آر (1,322 ڈالر)	دسمبر 2001ء (3 سال)
دسمبر 2001ء میں 109.6 ملین ڈالر کی پہلی قسط، مارچ 2002ء میں 107 ملین ڈالر کی دوسری قسط، جولائی 2002ء میں 114 ملین ڈالر کی تیسری قسط، نومبر 2002ء میں 114 ملین ڈالر کی چوتھی قسط، فروری 2003ء میں 118 ملین ڈالر کی پانچویں قسط، جون 2003ء میں 123 ملین ڈالر کی چھٹی قسط، اکتوبر 2003ء میں 247.54 ملین ڈالر کی ساتویں قسط، جون 2004ء میں 252.60 ملین ڈالر کی آٹھویں قسط۔ آخری قسط دسمبر 2004ء میں منظور ہوئی لیکن پاکستان نے یہ قسط وصول نہیں کی۔	861.42 اے ڈی آر (1,186 ڈالر)	1,034 اے ڈی آر (1,322 ڈالر)	دسمبر 2001ء (3 سال)
اسٹینڈ بائی آرٹیمینٹ	465 اے ڈی آر (596 ڈالر)	465 اے ڈی آر (596 ڈالر)	نومبر 2000ء (10 ماہ)
نومبر 2000ء میں 192 ملین ڈالر کی پہلی قسط، مارچ 2001ء میں 133 ملین ڈالر کی دوسری قسط، جولائی 2001ء میں 131 ملین ڈالر کی تیسری قسط، ستمبر 2001ء میں 135 ملین ڈالر کی آخری قسط۔ یہ پروگرام کامیابی سے مکمل ہو گیا۔	465 اے ڈی آر (596 ڈالر)	465 اے ڈی آر (596 ڈالر)	نومبر 2000ء (10 ماہ)
* 1980ء اور 1990ء کی دہائیوں کے آئی ایم ایف پروگراموں کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ 1999-00ء، باب 8۔			
ماخذ: آئی ایم ایف ویب سائٹ پر دستیاب مختلف دستاویزات۔			

13 یہ پروگرام قدرتی آفات سے متاثرہ ان ممالک کو فوری اور پگھلا دہاؤ فراہم کرتا ہے جنہیں ادا کیے گئے تو ازن کی فوری ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شرط یا نظر ثانی نہیں ہوتی۔ اس پروگرام کے تحت پاکستان کو آئی ایم ایف کے چارج کی بنیادی شرح پر تین سال کی مدت اور تین ماہ کے رعایتی عرصے کے تحت مالکاری فراہم کی گئی جسے آٹھ مساوی قسطوں میں ادا کرنا تھا اور حتمی مبادلہ 5 سال تھی۔

14 کم آمدی والے ممالک کے آئی ایم ایف کی رعایتی سہولت انہما سڈ اسٹریٹجی (ESAF) کو نومبر 1999ء میں پاورٹی ریڈکشن اینڈ گروٹھ ٹیسٹنگ (PRGF) کا نام دیا گیا۔  
پی آر بی ایف قرضوں پر 0.5 فیصد سالانہ شرح سود ہوتی ہے اور انھیں دس سال میں اصل رقم کی ادائیگی پر ساڑھے پانچ سال کی رعایتی مدت کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے۔